وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

اَللّٰهُ اَحَدٌ

اللہ ایک ہے

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمنؔ
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا ربّ چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے
پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے
اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے
بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تمہید

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود وسلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل واولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

الحمدللہ! زیرِ نظر کتاب ''**اللہ ایک ہے**'' کو تحریر کرنے کا بنیادی مقصد اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رضا وخوشنودی حاصل کرنا ہے، جس نے ہمیں پیدا فرمایا اور وہ ساری کائنات کا خالق ومالک ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایک ہے، وہ اَحَدٌ بھی ہے اور وَاحِدٌ بھی، اُس کا کوئی شریک نہیں اور اُس کے سوا کوئی عبادت کے لئے نہیں ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اُس پاک ربّ کے احکامات کو اُس کے آخری رسول ﷺ کے مبارک طریقوں سے پورا کریں، یہی کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ ساری انسانیت کو کامل ہدایت نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین یاربّ العالمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدللہ! سیّد الاولین والآخرین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ نے جب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف لوگوں کو دعوت دینا شروع فرمائی تو اس دعوت میں بنیادی چیز توحید تھی، جس کا مطلب یہ تھا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ایک ہے، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ایک موقع پر مشرکین مکہ نے حضورِ اقدس ﷺ سے اللہ جل شانہٗ کا نسب پوچھا ...... بعض روایات میں ہے کہ مشرکین کے سوال میں یہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ کس چیز کا بنا ہوا ہے..... سونا، چاندی یا اور کچھ..... ان کے جواب میں سورۃ الاخلاص نازل ہوئی:

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝

لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ۝ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

ترجمہ: (اے نبی ﷺ) کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے،
نہ کسی کو جنا، نہ کسی سے جنا گیا اور اُس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

اللہ کے ساتھ شریک سمجھنے والے منکرین توحید کی دُنیا میں مختلف اقسام ہوئی ہیں۔ سورہ اخلاص نے ہر طرح کے مشرکانہ خیالات کی نفی کر کے مکمل توحید کا سبق دیا ہے، کیونکہ منکرین توحید میں ایک گروہ تو خود اللہ جل شانہٗ کے وجود ہی کا منکر ہے، بعض وجود کے تو قائل ہیں، مگر وجوب وجود کے منکر ہیں۔ بعض دونوں کے

قائل ہیں، مگر کمال صفات کے منکر ہیں۔ بعض یہ سب کچھ مانتے ہیں، مگر عبادت میں غیر اللہ کو شریک ٹھہراتے ہیں، ان سب کے خیالات کا ردّ ''اَللّٰـــهُ اَحَدٌ'' میں ہوگیا۔ بعض لوگ عبادت میں بھی کسی کو شریک نہیں کرتے، مگر حاجت روا اور کارساز..... اللہ کے سوا دوسروں کو بھی سمجھتے ہیں، اُن کے خیال کا ابطال لفظ ''صَـــمَـــدٌ'' ہوگیا۔ بعض لوگ اللہ جل شانہٗ کے لئے اولاد کے قائل ہیں، اُن کا ردّ ''لَمْ يَلِدْ'' میں ہوگیا۔ (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم)

اللہ جل شانہٗ ایک ہے، وہ اکیلا ہے، یعنی اللہ اپنے کمال ذات اور صفات میں ایک ہے (کمال ذات یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ واجب الوجود ہے، یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور کمال صفات یہ کہ علم قدرت وغیرہ اس کے قدیم اور محیط ہیں) وہ ہر قسم کے شرک سے پاک ہے، وہ کسی ایک یا متعدد مادوں سے نہیں بنا، نہ اُس میں تعدّد کا کوئی امکان ہے، نہ کسی کے مشابہ ہے۔ اس ایک مختصر جملہ میں ذات وصفات کے سب مباحث آگئے۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں سورہ المائدہ میں ارشاد ہے:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَالْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ م وَمَا مِنْ اِلٰهٍ

اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ط وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(سورہ المائدہ: ۷۲ تا ۷۴)

ترجمہ: بے شک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ مسیح بن مریم ہے (یعنی دونوں میں اتحاد ہے) حالانکہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا تھا کہ اے بنی اسرائیل تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے، بے شک جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ (خدائی میں یا خدائی خصوصیات میں) شریک قرار دے گا، سو اس پر اللہ تعالیٰ جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ (ہمیشہ کے لئے) دوزخ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا (کہ دوزخ سے بچا کر جنت میں پہنچا سکے، اور جیسے عقیدہ اتحاد کفر ہے اسی طرح عقیدہ تثلیث بھی کفر ہے) بلاشبہ وہ لوگ بھی کافر ہیں، جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تین (معبودوں) میں سے ایک ہے، حالانکہ بجز ایک معبود (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ) کے اور کوئی معبود نہیں، اور اگر یہ (دونوں عقیدہ کے) لوگ اپنے اقوال (کفریہ) سے باز نہ آئے تو (سمجھ رکھیں کہ) جو لوگ ان میں کافر رہیں گے ان پر آخرت میں) دردناک عذاب واقع ہوگا، کیا (ان مضامین توحید اور وعید کو سن کر) پھر بھی (اپنے ان عقائد واقوال سے) اللہ تعالیٰ شانہٗ کے سامنے توبہ نہیں کرتے اور اس

سے معافی نہیں چاہتے، حالانکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ (جب کوئی توبہ کرتا ہے تو) بڑی مغفرت کرنے والے (اور) بڑی رحمت فرمانے والے ہیں۔

❁

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا سورہ انعام میں پاک ارشاد ہے:

قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝

(سورہ الانعام:۱۹)

ترجمہ: (اے نبی ﷺ) کہہ دیجئے وہی ہے معبود ایک

اور میں بیزار ہوں تمہارے شرک سے۔

❁

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا سورہ زمر میں پاک ارشاد ہے:

سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

(سورہ زمر: رکوع ۱)

وہ عیوب سے پاک ہے، ایسا اللہ ہے جو اکیلا ہے

(کوئی اُس کا شریک نہیں) زبردست ہے۔

❁

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک ہے

پہلی چیز جس سے ایمان والے کے عقیدہ کی ابتداء ہوتی ہے وہ اللہ جل شانہٗ کی ذات وصفات پر ایمان لانا ہے اور اُس کے نازل کردہ تمام احکام کو قبول کرنا ہے۔

ایمان باللہ کے دو مرحلے ہیں:

الف: اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

ب: اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، اسماء، افعال اور احکام میں کوئی اُس کا شریک نہیں ہے۔

علماء کرام نے توحید کے تین مراتب بیان فرمائیں ہیں:

❁ توحید بالذات

جس طرح اللہ جل شانہٗ کی حقیقت کا ادراک ناممکن ہے، اسی طرح توحید ذات کی حقیقت کا ادراک بھی ناممکن ہے۔

❁ توحید بالصفات

اللہ جل شانہٗ اپنی ہر صفت میں یکتا ہے۔

❁ توحید بالافعال

ہر فعل کے بارے میں یہ کامل یقین کرنا کہ ہر چیز کو وجود بخشنے والی صرف

اللہ جل شانہٗ کی ذات ہے، یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ ہی حقیقی خالق ہے، اُس کے سوا کوئی حقیقی خالق نہیں ہے۔

شرک کسے کہتے ہیں؟

شرک کا معنی اور مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی ذات، صفات، اسماء، افعال اور احکام میں کسی اور کو اللہ تعالیٰ شانہٗ کے برابر قرار دینا شرک کہلاتا ہے۔
شرک کے بارے میں اللہ وحدہٗ لاشریک کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ﴾

(سورۃ النسآء:۱۱۶)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا (اور گناہ) جس کو چاہے بخش دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ بڑی دُور کی گمراہی میں جا پڑا۔

شرک کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

شرک فی الذات

اللہ جل شانہٗ کی ذات اور اس کی خدائی میں کسی کو شریک کرنا، جیسے عیسائی تین خدا مانتے ہیں، آتش پرست دو خدا مانتے ہیں، ہندو اور بتوں کو پوجنے والے بہت سارے خدا مانتے ہیں، یہ سب شرک فی الذات ہے۔

شرک فی الصفات

غیر اللہ کو اللہ جل شانہٗ کی الوہیت اور خدائی میں تو شریک نہ ٹھہرایا جائے، البتہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات جو صرف اسی کے لئے ثابت ہیں، ان میں دوسروں کو شریک کیا جائے، جس طرح ہر جگہ حاضر وناظر اور موجود صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذاتِ پاک ہے، اللہ جل شانہٗ کے سوا کسی نبی، یا ولی کے لئے یہ صفت ماننا بھی شرک فی الصفات ہے۔ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کی دیگر صفات جن کا بیان توحید کے باب میں آئے گا، ان میں سے کسی ایک صفت میں غیر اللہ کو شریک کرنا، شرک فی الصفات کہلاتا ہے۔ اس شرک کی مزید اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

❁ شرک فی العبادات

جو کام اللہ جل شانہٗ نے اپنی تعظیم اور بڑائی کی خاطر اپنے بندوں کے لئے جاری فرمائے ہیں، ان کاموں کو ''عبادت'' کہا جاتا ہے: مثلاً نماز پڑھنا، رکوع کرنا، سجدہ کرنا، روزہ رکھنا، حج کرنا، بیت اللہ کا طواف کرنا، وغیرہ ... جو ایسے کاموں میں غیر اللہ کو اللہ جل شانہٗ کے ساتھ شریک کرتا ہے، وہ شرک فی العبادت کا مرتکب ہے، مثلاً غیر اللہ کو سجدہ کرنا، رکوع کرنا، یا اس کے لئے نماز کی طرح قیام کرنا، یا کسی قبر کو سجدہ کرنا، یا کسی نبی، ولی، پیر یا امام کے نام کا روزہ رکھنا، کسی کے نام کی قربانی کرنا، کسی کے نام کی منّت ماننا، کسی کے گھر یا قبر کا طواف کرنا، کسی سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرح حاجتیں مانگنا، غیر اللہ کو اللہ جل شانہٗ کی

طرح پکارنا وغیرہ ..... یہ سب اعمال شرک فی العبادت ہیں۔

❁ شرک فی الحکم

حاکم یعنی حکم دینے والی ذات اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہے۔کسی چیز کا حلال ہونا ، یا حرام ہونا ، اللہ جل شانہٗ کے حلال یا حرام کرنے کی وجہ سے ہے۔کوئی شخص اللہ تعالیٰ شانہٗ کی اس صفت میں غیر اللہ کو شریک کرے تو وہ شرک فی الحکم کا مرتکب ہے۔غیر اللہ کے حکم کو اللہ تعالیٰ شانہٗ کے حکم کی طرح ماننا شرک فی الحکم ہے۔

❁ شرک فی العلم

علم غیب اللہ جل شانہٗ کی خاص صفت ہے، علم غیب اس علم کو کہتے ہیں جو کلی اور ذاتی ہو..... جو علم جزئی یا عطائی ہو، وہ علم غیب نہیں ہوتا، جو شخص اللہ جل شانہٗ کی اس صفت میں غیر اللہ کو شریک کرے، وہ شرک فی العلم کا مرتکب ہے۔مثلاً یہ سمجھے کہ فلاں نبی ، یا فلاں ولی ، یا فلاں پیر علم غیب جانتے ہیں، یا انہیں کائنات کے ذرّے ذرّے کا علم ہے، یا وہ اپنی زندگی میں یا وفات پانے کے بعد ہمارے تمام حالات سے باخبر ہیں، یا انہیں دُور اور نزدیک کی تمام چیزوں کی خبر ہے، یہ شرک فی العلم ہے۔

❁ شرک فی القدرت

اللہ جل شانہٗ کے لئے صفت قدرت ثابت ہے کہ وہ ذات پاک قادر مطلق ہے، کوئی چیز اُس کی قدرت سے باہر نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی یہ صفت کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا شرک فی القدرت کہلاتا ہے۔ مثلاً یہ عقیدہ رکھنا کہ پیر بھی بیٹا یا بیٹی دے سکتے ہیں، یا یہ عقیدہ رکھنا کہ کوئی ولی بارش برسا سکتا ہے، یا مرادیں پوری کرسکتا ہے، یا مقدمہ میں کامیاب کراسکتا ہے، یا روزی دے سکتا ہے، یا روزی میں فراخی پیدا کرسکتا ہے، یا زندگی موت ان کے قبضہ میں ہے، یا کسی کو نفع نقصان پہنچا سکتے ہیں..... یہ سب شرک فی القدرت ہے۔

❁ شرک فی السمع والبصر

سمع کا معنی سننا اور بصر کا معنی دیکھنا ہیں، اللہ جل شانہٗ کے لئے خاص قسم کا سننا اور خاص قسم کا دیکھنا ثابت ہے (جس کی تفصیل توحید کے بیان میں آئے گی) ایسا سننا اور ایسا دیکھنا مخلوق میں سے کسی کے لئے ثابت نہیں۔ کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ فلاں نبی، یا ولی ہماری تمام باتوں کو دُور ونزدیک سے سن لیتے ہیں، ہمیں یا ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں، شرک فی السمع والبصر ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذاتِ عالی پر ایمان لانے کے لئے مندرجہ ذیل اُمور پر ایمان لانا ضروری ہے:

(1) بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں۔

(2) کائنات کی کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ شانہٗ کی مثل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے:

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴾

(سورہ شوریٰ: ۱۱)

ترجمہ: کوئی چیز اُس کے مثل نہیں اور وہی ہر بات کا سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

(3) اور نہ ہی کوئی چیز اللہ تبارک وتعالیٰ کو عاجز کرسکتی ہے۔

﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ط

اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴾

(سورہ فاطر: ۴۴)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اس کو عاجز کرسکے

وہ علم والا قدرت والا ہے۔

(4) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾

(سورۃ البقرۃ: ۱۶۳)

ترجمہ: اور (لوگو) معبود تم سب کا ایک (اللہ جل شانہٗ) ہی ہے،

(5) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ قدیم ہے، اُس کی کوئی ابتداء نہیں، وہ دائم ہے اُس کی کوئی انتہاء نہیں۔

اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے:

﴿ هُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ ﴾

(الحدید:۳)

ترجمہ: وہ (سب سے) پہلا اور (سب سے) پچھلا ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا! اے اللہ! آپ ہی اوّل ہیں، آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں، آپ ہی آخر ہیں، آپ کے بعد کوئی چیز نہیں۔ (مسلم)

(6) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات نہ فنا ہوگی اور نہ ختم ہوگی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ط

(القصص:۸۸)

ترجمہ: اُس (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ) کی ذات (پاک) کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

(7) اس جہاں میں وہی کچھ ہوتا ہے جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ چاہتا ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴾ (البروج:۱۶)

ترجمہ: جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴾ (الحج:۱۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَفۡعَلُ مَا يَشَآءُ ﴾

(الحج: ۱۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ مَا يُرِيۡدُ ﴾

(المآئدہ: ۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

(8) خیالات اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے اور نہ ہی عقل اُس کا ادراک کرسکتی ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِهٖ عِلۡمًا ﴾

(طٰہٰ: ۱۱۰)

ترجمہ: اور وہ (اپنے) علم کے ساتھ اللہ جل شانہٗ (کے علم) پر احاطہ نہیں کرسکتے۔

(9) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ کوئی مشابہت نہیں ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ ۚ ﴾

(سورہ شوریٰ: ۱۱)

ترجمہ: اُس (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ) جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔

(10) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ زندہ ہے اُسے موت نہیں آئے گی، وہ محافظ ہے اُسے نیند نہیں آتی۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ﴾

(البقرة:۲۵۵)

ترجمہ: اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ (ایسا معبود برحق ہے کہ) اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، زندہ ہمیشہ رہنے والا، اُسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔

(11) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سب کائنات کا خالق ہے، اُسے کسی چیز کی حاجت نہیں ہے، وہ سب کا رازق ہے اُسے اِس میں کوئی مشقت نہیں ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴾

(الذاريات:۵۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی رزق دینے والا زور آور (اور) مضبوط ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ﴾

(سوره محمد:۳۸)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور تم (سب اُس کے) محتاج ہو۔

حدیث قدسی ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے، اے میرے بندو! اگر تمہارے اوّلین اور آخرین، انسان اور جنات، سب متقی اور پرہیز گار بن جائیں، اس سے میری بادشاہت وحاکمیت میں ذرّہ برابر اضافہ نہ ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اوّلین اور آخرین، انسان و جنات، فاسق و فاجر بن جائیں، اس سے میری عظمت و بڑائی میں ذرّہ برابر کمی نہیں آئے گی، اگر تمام اوّلین و آخرین، انسان اور جنات ایک جگہ کھڑے ہوکر اپنی مرادیں مانگیں اور میں ہر ایک کو اُن کی مرادیں پوری کر دُوں، اس سے میرے خزانہ میں اتنی کمی بھی نہیں آئے گی، جتنی بھرے سمندر میں سوئی ڈالنے سے اس کے ناکے میں پانی آتا ہے۔

(مسلم شریف)

(12) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سب کو بلا کسی خوف وخطر کے دینے والا ہے اور سب کو بلا کسی مشقت کے (قیامت کے روز) دوبارہ زندہ کرنے والا ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ الْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰی وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴾

(سورہ یٰسٓ : ۸۱)

ترجمہ: بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ (ان کو پھر) ویسے ہی پیدا کردے، کیوں نہیں اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا اور علم والا ہے۔

(13) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہمیشہ سے اپنی تمام تر صفات کے ساتھ قدیم ہے، مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد اللہ جل شانہٗ کے کسی وصف میں اضافہ نہیں ہوا، وہ جملہ صفات کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور اسی طرح ہمیشہ تمام صفات کے ساتھ متصف رہے گا۔

(14) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد اپنے لئے ''خالق'' کا نام وضع نہیں کیا اور نہ ہی مخلوق کو معرضِ وجود میں لا کر ''باری'' کا نام اختیار کیا۔

(15) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ بغیر کسی مربوب (پالنے والے) کے بھی ''ربّ'' ہے، وہ کسی چیز کو پیدا کرنے کے بغیر بھی ''خالق'' ہے۔

(17) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جیسے مردوں کو زندہ کرنے کے بعد محی (زندہ کرنے والا) کہلاتا ہے، ایسے ہی وہ زندہ کرنے سے پہلے بھی اس نام کا مستحق ہے، اسی طرح وہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی خالق کے نام کا استحقاق رکھتا ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰی ۚ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾

(الروم: ۵۰)

ترجمہ: بے شک وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(17) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز اُس کی محتاج ہے، ہر کام اُس کے لئے آسان ہے، وہ کسی چیز کا محتاج نہیں، اُس کا کوئی مثل نہیں، وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

(18) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے مخلوق کو اپنے علم سے پیدا فرمایا۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴾

(الملک: ۱۴)

ترجمہ: بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے؟ وہ تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا اور (ہر چیز سے) آگاہ ہے۔

(19) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے مخلوق کی تقدیریں مقرر و معین فرمادیں۔

تشریح:

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴾

(القمر: ۴۹)

ترجمہ: ہم نے ہر چیز اندازہ کے ساتھ پیدا کی ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ﴾

(آل عمران: ۱۴۵)

ترجمہ: اور کسی شخص میں طاقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر مر جائے (اُس نے موت کا) وقت مقرر کر کے لکھ رکھا ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ نے آسمان و زمین کی تخلیق

سے پچاس ہزار سال قبل مخلوق کی تقدیر لکھ دی ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔

(مسلم شریف)

(20) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے مخلوق کے لئے اجل (آخری وقت) مقرر کر دیا۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴾

(سورہ انعام: ۲)

ترجمہ: اور ایک مدت اس کے ہاں مقرر ہے، پھر بھی تم شک کرتے ہو۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴾

(الرعد: ۳۸)

ترجمہ: ہر (حکم) قضاء (کتاب) میں مرقوم ہے۔

(21) مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر کوئی چیز مخفی نہیں تھی اور لوگوں کو پیدا کرنے سے پہلے جانتا تھا کہ لوگ اپنی زندگی میں کیا کچھ عمل کریں گے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ط
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴾

(التغابن: ۲)

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر کوئی تم میں کافر ہے، کوئی مومن

اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُسے دیکھتا ہے۔

(22) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی طاعات کا حکم دیا اور اپنی نافرمانی سے منع فرمایا۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾

(الذاریات: ٥٦)

ترجمہ: اور ہم نے بنایا جنوں اور انسانوں کو تاکہ وہ میری عبادت کریں۔

(23) کائنات کی ہر چیز اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی تقدیر اور مشیت کے مطابق چلتی ہے، اس جہان میں اسی کی مشیت نافذ العمل ہے۔ بندوں کی کوئی مشیت نہیں مگر جو ان کے لئے اللہ جل شانہٗ نے چاہا، جو اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

(التکویر: ٢٩)

ترجمہ: اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو اللہ ربّ العالمین چاہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ﴾

(الزمر: ٧)

ترجمہ: اور وہ (اللہ جل شانہٗ) اپنے بندوں کے لئے ناشکری پسند نہیں کرتا۔

(24) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے حفاظت فرماتا ہے اور عافیت دیتا ہے اور عدل وانصاف کی بناء پر جسے چاہتا ہے گمراہ، رسوا اور آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا ﴾

(السجدہ: ۱۳)

ترجمہ: اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے۔۔

(25) تمام لوگ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی مشیت کے تحت اُس کے فضل وکرم اور عدل وانصاف کے مابین زندگی کے مختلف مسائل سے دوچار رہتے ہیں۔

(26) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہمسروں اور شرکاء سے بہت بلند تر ہے۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾

(البقرة: ۲۲)

ترجمہ: پس کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر نہ بناؤ اور تم جانتے تو ہو۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾

(سورہ اخلاص: ۴)

ترجمہ: اور اُس (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ) کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

(27) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی قضاء وقدر کو کوئی ٹال نہیں سکتا، اُس کے حکم کو کوئی ہٹا نہیں سکتا اور اُس کے فیصلوں پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔

اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

﴿ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ
وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ ۢ بَعْدِهٖ ۭ ﴾

(الفاطر : ۲)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہٗ اپنی رحمت (کا دروازہ) کھول دے تو کوئی اُس کو بند کرنے والا نہیں اور جو بند کردے تو کوئی اُس کو کھولنے والا نہیں''۔

(28) ہم ان تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا یقین کامل ہے کہ ہر چیز منجانب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہوتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ساری انسانیت کو کامل ہدایت عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین یاربّ العالمین

❁

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ